فاطمہ، قلب پیمبرؐ

فرحت کاظمی

یوں فاطمہ ہیں قلبِ پیمبر کے آس پاس
جیسے ہو حمد، سورہ کوثر کے آس پاس

ھُم فاطمہ سے نور کا مرکز، عیاں ہوا
کعبہ، طواف کن تھا ترے گھر کے آس پاس

سورج نے آسمان میں چہرہ چھپا لیا
وہ نور تھا زمین پہ چادر کے آس پاس

حسنین ہیں نبی ہیں علی ہیں بتول ہیں
اب اور کون آئیگا چادر کے آس پاس

رد کردیے نبی نے یہ کہ کر سبھی پیام
آئینہ کون رکھتا ہے پتھر کے آس پاس

کوفہ ہو، کربلا ہو، مدینہ ہو طوس ہو
بس ایک نام ملتا ہے خنجر کے آس پاس

زہرا کا نام لے نہیں سکتے زبان سے
اندھیر ہے یہ قبر منوّر کے آس پاس

صدیاں ہوئیں چراغ بھی روشن نہیں ہوا
وہ گھر جو بیت نور تھا اس گھر کے آس پاس

نام علی و ناد علی کا حصار تھا
ہجرت کی شب، رسولؐ کے بستر کے آس پاس

ایماں ہو میرا بوذر و قنبر کے آس پاس
تب تو کہوں کہ میں بھی ہوں حیدرؑ کے آس

دل میں بتوں کا عشق، زباں پر خدا کا نام
ایسے بہت تھے بزمِ پیمبر کے آس پاس

کیسے عجیب لوگوں نے قبضہ جما لیا!
یا رب، رسولِ پاک کے منبر کے آس پاس

فرحت،لحد کے واسطے ہوجائے انتظام
کرب و بلا میں اور بہتّر کے آس پاس